ضالۃ النفاس سے متعلق رسائل ابن عابدین اور تاتارخانیہ کی عبارت کی وضاحت

ایک خاتون کا دوسرا بچہ پیدا ہوا ہے، پہلے بچے کے نفاس کی عادت یاد نہیں، اب دوسرے بچے کے بعد عورت کو سات دن بعد نفاس کا خون آنا بند ہو گیا۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ وہ نماز کب سے شروع کرے گی؟ دوسرا یہ کہ نفاس کا خون بند ہونے کے ایک دو دن بعد دوبارہ خون شروع ہو گیا کیا یہ خون نفاس کا ہے؟ اور اب نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

پھر یہ خون آنے کا سلسلہ ایسے ہی چلتا ہے، اب اگر خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے یا چالیس دن کے بعد بھی کچھ دن آتا رہے تو کیا یہ نفاس کا خون ہو گا؟ اور نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز مذکورہ عورت کو آئندہ جب بچہ کی پیدائش ہو گی تو اِس صورت میں اُس کی عادت کیا شمار کی جائے گی؟

اِس مسئلہ سے متعلق رسائل ابن عابدین کی درج ذیل عبارت:

(وإن أضلّت عادتها فى النفاس فإن لم يجاوز الدم أربعين فظاهر) اى كله نفاس كيف كانت عادته و تترك الصلاة والصوم لما عرفت فى الفصل الثانى فلا تقضى شيئا من الصلوٰة بعد الأربعين (فان جاوز) الأربعين (تحرى) بفتح اوّله اصله تتحرى (فإن لم يغلب ظنها على شيئ) من الأربعين انه كان عادة لها (قضت صلاة الأربعين) لجواز انّ نفاسها كان ساعة تاتارخانيه و لأنها لم تعلم كم عادتها حتى تردّ إليها عند المجاوزة على الأكثر۔

رسائل ابن عابدین، منهل الواردين (ص:108) میں یہ وضاحت ہے کہ اگر کوئی خاتون عادت بھول جائے اور اُس کو آنے والا خون چالیس دن سے تجاوز نہ کرے تو جتنے دن خون آیا ہے وہ سارا کا سارا نفاس کا خون شمار ہو گا اور اگر خون چالیس سے بھی تجاوز کر جائے تو اِس صورت میں عورت تحرّی کرے گی اپنی سابقہ عادت پر، جس طرف غالب گمان ہو اُس کے مطابق عمل کرے گی اور اگر کسی جانب بھی غالب گمان نہ ہو تو چالیس دن کی نمازیں قضاء کرے گی کیونکہ نفاس کا خون ایک لمحے کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔

البتہ تاتارخانیہ کی مذکورہ عبارت قسم آخر فی الضلال فی النفاس:

المرأة إذا كانت لها عادة معروفة فى النفاس فنسيت عادتها و لدت بعد ذٰلك ولدا ورأت الدم: فعليها أن تقعد عن الصلاة أربعين يوما أن كانت ترى الدم، وإن لم يجاوز دمها أربعين يوما وطهرت هى بعد الأربعين طهرا كاملاً لم تعد هى شيئاً مما تركت من الصلاة، وإن جاوز الدم الأربعين او لم يجاوز ولكن طهرت بعد الأربعين اقلّ من خمسة عشر يوماً فان عليها أن تتحرى فى ذٰلك فإن وقع اكبر رايها وغالب ظنّها على عدد انه كان عادة نفاسها ذٰلك مضت على ذٰلك وأعادت ما تركت من الصلاة فى اكثر ايام نفاسها المعتادة، وان لم يكن لها رأى فى ذٰلك احتاطت فقضت صلاة الأربعين كلها، لجواز انّ نفاسها كان ساعة، وان كان دمها مستمرا للحال إنتظرت عشرة أيام ثمّ قضت صلاة هٰذه الأربعين ثانياً لإحتمال حصول القضاء فى اوّل مرّة فى حالة الحيض، والاحتياط فى العبادة واجب۔ **التاتارخانيه (396/1)**

Scanned by CamScanner

میں کافی پیچیدگی معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اِس عبارت میں مذکورہ صورتوں کو سمجھنے میں کافی دشواری ہو رہی ہے۔ لہٰذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ تاتارخانیہ کی عبارت میں مذکورہ تمام اقسام کی وضاحت بھی فرمادیں۔

مستفتی: عمار یاسر شاہ

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصواب

سوال میں ذکر کردہ عبارات کی وضاحت سے پہلے ضالۃ النفاس (نفاس کی عادت بھولنے والی عورت) کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام کو سمجھنا ضروری ہے، لہٰذا پہلے تمہیدی طور پر ضالۃ النفاس کی صورتیں اور ان کے احکام ذکر کیے جائیں گے، اس کے بعد ذکر کردہ عبارات کی وضاحت کی جائے گی، چنانچہ ضالۃ النفاس کی بنیادی طور پر تین صورتیں بنتی ہیں:

پہلی صورت: یہ کہ ایسی عورت کو مکمل چالیس دن رات خون آنے کے بعد بند ہوا ہو، اور اس کے بعد طہر کامل بھی آیا ہو، مثلاً یکم رجب کو ضالۃ النفاس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، اس کے بعد اُسے دس شعبان (چالیس دن) تک خون آیا اور دس شعبان سے پچیس شعبان تک بالکل خون نہیں آیا یعنی نفاس کے چالیس دن مکمل ہونے کے بعد طہر کامل بھی آیا ہے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ یکم رجب سے دس شعبان (چالیس دن) تک اس کے لیے نفاس کے دن ہوں گے، کیونکہ نفاس کی اکثری مدت چالیس دن ہیں، لہٰذا ذکر کردہ صورت میں بھی چالیس دن نفاس کے کہلائیں گے، اسی وجہ سے ان دنوں کی نمازوں کی قضا بھی نہیں ہوتی، اور آئندہ اس عورت کی عادتِ نفاس بھی چالیس دن ہوگی۔

دوسری صورت: یہ کہ ولادت کے بعد چالیس دن سے کم خون آنے کے بعد بند ہوا ہو، پھر اس کی بھی آگے دو صورتیں بنتی ہیں:

پہلی صورت یہ کہ ایک بار خون بند ہونے کے بعد دوسرا خون چالیس دن کے اندر اندر آیا ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ چالیس دن کے اندر اندر آنے والا خون نفاس ہی کے حکم میں ہوتا ہے اگرچہ پندرہ دن کے بعد آیا ہو، مثلاً ضالۃ النفاس کو یکم رجب سے بیس رجب تک (بیس دن) خون آنے کے بعد بند ہوگیا، اس کے بعد اسے چار، پانچ یا چھ شعبان (پندرہ دن یا اس سے کم یا اس سے بھی زائد دن کے بعد بشرطیکہ نفاس کے چالیس دن کے اندر اندر) کو خون آیا ہو، اس صورت میں یکم رجب سے لے کر اس دن تک کے تمام دن جس دن دوسری بار خون آیا ہے نفاس کے حکم میں ہوں گے، البتہ ایسی عورت کے لیے عادتِ نفاس کی تعیین میں کس قدر تفصیل ہے، وہ یہ کہ اس عورت کو دوسری بار آنے والا خون اگر چالیس دن کے اندر اندر بند ہوا ہے، اور اس کے بعد طہر کامل بھی آیا ہو، (اس لیے کہ عادت بننے کے لیے

Scanned by CamScanner

انقطاعِ دم کے بعد طہر کامل کا آنا ضروری ہے)بشر طیکہ کہ مذکورہ طہر کا کچھ حصہ چالیس دن کے بعد بھی پایا جاتا ہو، تو اس صورت میں جتنے دن اسے خون آیا ہوگا، آئندہ اتنے ہی دن اس کے لیے نفاس کی عادت شمار ہوں گے، اور اگر پورے چالیس دن پر بند ہوا ہے، تو پھر اس کی آئندہ عادت کا حکم وہی ہے جو تمہید میں ذکر کی گئی ابتدائی پہلی صورت کا حکم ہے۔

اسی کی دوسری صورت یہ ہے کہ: ایک بار خون بند ہونے کے بعد دوسری بار خون چالیس دن کے بھی بعد آیا ہو مثلاً ضالۃ النفاس کو یکم رجب سے تیس رجب تک خون آنے کے بعد بند ہو گیا، اس کے بعد اسے پندرہ شعبان یا اس کے بعد خون آیا، یا یہ کہ تیس رجب تک خون آنے کے بعد بند ہو گیا اور پھر پچیس شعبان یا اس کے بھی بعد خون آیا ہے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ اس میں جتنے دن خون آیا ہے، (جیسا کہ ذکر کردہ مثال میں پچیس دن) وہ تمام دن نفاس کہلائیں گے، اور اتنے ہی دن آئندہ کے لیے اس عورت کی عادتِ نفاس ہوں گے، اور ان دنوں کی نمازوں کی قضا بھی نہیں ہو گی، اس کے علاوہ بقیہ دنوں کی نمازوں کی قضا لازم ہو گی۔

اس میں اصول یہ ہے کہ کہ نفاس کے چالیس دنوں کے اندر اندر ہونے والا طہر طہر فاصل نہیں ہو تا خواہ طہر کامل ہی کیوں نہ ہو، البتہ اگر طہر کا کچھ حصہ نفاس کے چالیس دن کے باہر ہو خواہ وہ ایک دن ہی کیوں نہ، اس صورت میں یہ طہر طہر فاصل ہوتا ہے، بشر طیکہ طہر کامل ہو۔

تیسری صورت: کہ ضالۃ النفاس کو خون چالیس دن، رات سے زائد آیا ہو، یہ زیادتی خواہ حقیقۃً ہوئی ہو، یا حکماً (حقیقۃً زیادتی کا مطلب یہ کہ ضالۃ النفاس کو مسلسل چالیس دن سے زائد خون جاری رہا ہو، حکماً کا مطلب یہ کہ اسے چالیس دن سے کم خون آیا ہو اور پھر چالیس دن کے بعد طہر کامل گزرنے سے پہلے پہلے پھر خون آیا ہو مثلاً یکم رجب سے پچیس رجب تک (پچیس دن) خون آیا ہو، اس کے بعد چوبیس شعبان کو پھر خون آیا ہو)۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی پچھلی نفاس کی مدت کے بارے میں سوچے کہ وہ کتنے دن تھے؟ پھر اگر اس سوچنے کے نتیجے میں غالب گمان کی حد تک اپنی مدتِ نفاس متعین کر لیتی ہے، تو جتنے دن اس نے متعین کیے ہیں اتنے دن اس عورت کے لیے نفاس کے ہوں گے، ان کے علاوہ بقیہ ایام میں غسل کر کے نماز روزہ شروع کرے گی۔

لیکن اگر غالب گمان کی حد تک اپنی مدتِ نفاس متعین نہ کر سکی تو اس صورت میں ضالۃ النفاس مکمل چالیس دن، رات کی نمازوں کی قضاء کرے گی، اس لیے کہ نفاس کی اکثری مدت اگرچہ چالیس دن و رات ہے، لیکن اس کی کم از کم مدت ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے، اس لیے اس بات کا امکان ہے کہ پہلا نفاس صرف ایک ہی لمحہ کا ہوا ہو، ایسی صورت میں یہ نفاس بھی ایک ہی لمحہ ہو گا، اور جہاں اس بات کا امکان ہے کہ نفاس ایک لمحہ کا ہوا ہو، وہاں اس بات کا بھی امکان ہے کہ نفاس کا خون پورے چالیس دن رہا ہو، لہذا ایسی صورت میں ضالۃ النفاس احتیاطاً تمام دنوں کی نمازوں کی قضاء کرے گی، اس لیے کہ عبادات میں احتیاط لازم ہے۔

Scanned by CamScanner

اس تمہید کے بعد ذکر کردہ عبارات کی وضاحت ملاحظہ ہو:

رسائل ابن عابدین کی جو عبارت آپ نے ذکر کی ہے، اس کا مطلب تو وہی ہے، جو آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے، البتہ رسائل ابن عابدین کی عبارت کسی قدر مجمل ہے، لیکن تاتارخانیہ کی عبارت اس کے مقابلے میں مفصل ہے، چنانچہ تاتارخانیہ کی عبارت:

" فعليها أن تقعد عن الصلاة أربعين يوماً ان كانت ترى الدم وإن لم يجاوز دمها أربعين يوما وطهرت هي بعد الأربعين طهر أكاملا لم تعد هي شيئاً مما تركت من الصلاة"۔

میں ضالۃ النفاس کی پہلی صورت اور اس کا حکم بیان کیا گیا ہے، جس کی تفصیل تمہید میں گزر چکی ہے، البتہ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ مذکورہ عبارت میں "وإن لم يجاوز دمها أربعين يوما" سے مراد یہ ہے کہ خون مکمل چالیس دن پر بند ہوا نہ یہ کہ چالیس دن سے کم پر بند ہو گیا ہو ورنہ اس کے بعد والی عبارت " وطهرت هي بعد الأربعين طهر أكاملا لم تعد هي شيئاً مما تركت من الصلاة" درست نہ ہو گی، اس لیے کہ چالیس دن سے کم میں خون بند ہونے کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ طہر کامل چالیس دن کے بعد پایا جائے بلکہ طہر کامل کے کچھ حصہ کا چالیس دن کے بعد پایا جانا ضروری ہے، لہٰذا اس عبارت کا بے غبار محمل ضالۃ النفاس کی پہلی صورت ہی بنتی ہے۔

رہا ضالۃ النفاس کی دوسری صورت اور اس کا حکم؟ تاتارخانیہ کی عبارت میں اس سے تعرض نہیں کیا گیا، جبکہ تمہید میں اس کو ایک اصول کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے، اس اصول کو علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "منهل الواردين "میں ذکر کیا ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت درج ذیل ہے:

> (وكذا الطهر الفاسد) المتخلل بين الدمين (في النفاس) لا يفصل بينهما ويجعل كالدم المتوالى حتى لو ولدت فانقطع دمها ثم رأت آخر الاربعين دما فكله نفاس كما مر وسيأتى فى الفصل الثانى، ثم اعلم ان عدم فصله خاص بما اذا كان الدم الثانى فى مدة الاربعين لو بعدها ولذا قال فى السراج ثم الطهر المتخلل بين دمى النفاس لا يفصل وان كثر الخ فقوله بين دمى النفاس صريح فى ان الدم الثانى فى مدة الاربعين والا فلو كان لا يفصل مطلقا لزم ان من ولدت ورأت عشرين دما ثم طهرت سنة او سنتين ثم رأت الدم ان يكون ذلك الطهر كالدم المتوالى ولا قائل به لكن اذا وقع الدم الثانى خارج الاربعين فان كان الطهر المتخلل تاما فصل بينهما ولم يجعل كالدم المتوالى، وان كان ناقصا لم يفصل لانه لم يفصل فى الحيض، ففى النفاس اولى، لان الطهر الناقص فاسد فى نفسه بخلاف التام۔۔الخ (79/1)النوع الثانى: فى الأصول والقواعد

اور تاتارخانیہ کی عبارت "وإن جاوز الدم الأربعين او لم يجاوز ولكن طهرت بعد الأربعين اقلّ من خمسة عشر يوماً فان عليها أن تتحرى فى ذلك فإن وقع اكبر رايها وغالب ظنّها على عدد انه كان عادة نفاسها ذلك مضت على ذلك وأعادت ما تركت من الصلاة فى اكثر ايام نفاسها المعتادة،وان لم يكن لها رأى فى ذلك احتاطت فقضت صلاة الأربعين كلها،لجواز انّ نفاسها كان ساعة "میں اُس تیسری صورت کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس میں نفاس کے خون چالیس

Scanned by CamScanner

دن رات سے تجاوز کر جاتا ہے، یہ تجاوز خواہ حقیقۃً کیا ہو یا حکماً، جس کی تفصیل تمہید میں ذکر کی گئی ہے، اور عبارت میں "وإن جاوز الدم الأربعين" سے اشارہ ہے حقیقۃً تجاوز ہونے صورت کی طرف اور "أو لم يجاوز ولكن طهرت بعد الأربعين اقل من خمسة عشر يوما" میں اشارہ حکماً تجاوز ہونے کی صورت کی طرف۔

تاتارخانیہ کی ذکر کردہ عبارات میں تو ضالۃ النفاس کی مختلف صورتوں اور ان کا حکم ذکر کیا گیا تھا، اس کے بعد کی عبارت "وان كان دمها مستمرا للحال إنتظرت عشرة أيام ثم قضت صلاة هذه الأربعين ثانيا لإحتمال حصول القضاء فى اوّل مرّة فى حالة الحيض، والاحتياط فى العبادة واجب" میں ضالۃ النفاس کی تیسری صورت سے متعلق ایک مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ضالۃ النفاس عورت کا خون چالیس دن، رات سے تجاوز کرنے کے باوجود بند ہی نہیں رہا بلکہ مسلسل جاری ہے، تو اس صورت میں اس کے لیے نمازوں کی قضاء کرنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ نفاس کے چالیس دن مکمل ہونے کے بعد دس دن مزید انتظار کرے، اس کے بعد نمازوں کی قضاء کرے، اس لیے کہ ممکن ہے کہ یہ خون حیض کا ہو کہ اس صورت میں نمازوں کی قضاء حالت حیض میں لازم آئے گی، جو کہ شرعاً ممنوع ہے، اور اس لیے بھی کہ عبادات میں احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے، لیکن اگر ایسی عورت مذکورہ ایام میں قضا کر لیتی ہے، تو اس پر ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، چنانچہ سوال میں ذکر کردہ رسائل ابن عابدین کے بعد علامہ ابن عابدین رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

"(فان قضتها فى حال استمرار الدم تعيد عشرة ايام) لاحتمال حصول القضاء اول مرة فى حالة الحيض والاحتياط فى العبادات واجب، تاتارخانيه"۔

حاصل یہ کہ ضالۃ النفاس سے متعلق رسائل ابن عابدین کی ذکر کردہ عبارت میں اجمال اور تاتارخانیہ کی عبارت میں تفصیل ہے، کما ہو الظاہر۔

کما فی ردّ المحتار: (209/1) مط: ایچ ایم سعید

الطهر المتخلل بين الأربعين في النفاس لا يفصل عند أبي حنيفة سواء كان خمسة عشر أو أقل أو أكثر، ويجعل إحاطة الدمين بطرفيه كالدم المتوالي وعليه الفتوى. وعندهما الخمسة عشر تفصل، فلو رأت بعد الولادة يوما دما وثمانية وثلاثين طهرا ويوما دما؛ فعنده الأربعون نفاس وعندهما الدم الأول؛ ولو رأت من بلغت بالحبل بعد الولادة خمسة دما ثم خمسة عشر طهرا ثم خمسة دما ثم خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم؛ فعنده نفاسها خمسة وعشرون؛ وعندهما نفاسها الخمسة الأولى وحيضها الخمسة الثانية، وتمامه في التتارخانية.

وفی المبسوط للسرخسی: (222/3) مط: رشیدیه

فمن أصل أبي حنيفة رحمه الله تعالى أن الدم إذا كان محيطا بطرفي الأربعين فالطهر المتخلل لا يكون فاصلا طال أو قصر فلو قدر نفاسها بأقل من خمسة وعشرين يوما فعاودها الدم قبل تمام الأربعين كان الكل نفاسا فلهذا قدر بخمسة وعشرين------ وبيان هذا إذا رأت الدم يوما بعد الولادة ثم طهرت ثمانية وثلاثين يوما ثم رأت الدم يوما فعند أبي حنيفة رحمه الله تعالى الأربعون كلها نفاس وعندهما النفاس هو اليوم الأول.

Scanned by CamScanner

وفی الفقہ الحنفی فی ثوبۃ الجدید:(146/1)مط:الطارق

وان عادة المرأة فی النفاس تثبت بمرة واحدة کما تنتقل ایضاً کالحیض، وان المبتدئة فی النفاس إذا انقطع دمها قبل الأربعین تصنع صنع المبتدئة بالحیض إذا انقطع دمها لأقل من عشرة فتغتسل وتصلی وتصوم احتیاطاً، فإذا عاد الیها الدم قبلا لأربیعین فالکلّ نفاس وتقضی الأیّام التی صامتها بعد إنقطاع الدم لأنه صومها لم یصح بعد عود الدم لأنه تبین انها من النفاس.

وفی بدائع الصنائع:(160/1)مط:رشیدیه

وأما صاحبة العادة في النفاس إذا رأت زیادتها علی عادتها فإن کانت عادتها أربعین فالزیادة استحاضة لما مر، وإن کانت دون الأربعین فما زاد یکون نفاسا إلی الأربعین فإن زاد علی الأربعین ترد إلی عادتها فتکون عادتها نفاسا، وما زاد علیها یکون استحاضة.

وفی الهدایه(67/1)مط:رحمانیه

وأقل النفاس لا حد له " لأن تقدم الولد علم الخروج من الرحم فأغنی عن امتداد جعل علما علیه کما في الحیض " وأکثره أربعون یوما والزائد علیه استحاضة " لحدیث أم سلمة رضي الله عنها أن النبي علیه الصلاة والسلام وقت للنفساء أربعین یوما وهو حجة علی الشافعي رحمه الله في اعتبار الستین " فإن جاوز الدم الأربعین وقد کانت ولدت قبل ذلك ولها عادة في النفاس ردت إلی أیام عادتها.

وفی رسائل ابن عابدین:(86/1)

(ولو ولدت) أی المبتدأة (فانقطع دمها) بعد ساعة مثلا (ثم رأت آخر الاربعین) ای فی یوم منها (دما فکله نفاس) لما مر فی المقدمة ان الطهر المتخلل فی الاربعین قلیلا کان او کثیرا کله نفاس لان الاربعین فی النفاس کالعشرة فی الحیض وجمیع ما تخلل فی العشرة حیض فکذا فی الاربعین (وان انقطع فی آخر ثلاثین ثم عاد قبل تمام خمس و اربعین) من حین الولادة (فالاربعون نفاس) لجواز ختمه بالطهر کالحیض ویکون الدم الثانی استحاضة لما مر انه لا یتوالی حیض ونفاس بل لا بد من طهر تام بینهما ولم یوجد (وان عاد بعد تمام خمس واربعین فالنفاس ثلاثون فقط) لان الطهر هنا تام بلغ خمسة عشر یوما فیفصل بین الدمین فلا یمکن جعله کالمتوالی بخلاف المسئلة قبله وحینئذ فان بلغ الدم الثانی نصابا فهو حیض والا فاستحاضة، ولا ینافی ذلک مامر ان الطهر لا یفصل بین الدمین فی النفاس وان کان خمسة عشر فاکثر لان ذاک فیما اذا کان الدمین فی مدة النفاس وهنا الدم الثانی وقع بعد الاربعین وحینئذ فان کان الطهر تاما فصل والا فلا کما اوضحناه آخر المقدمه۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	واللہ اعلم بالصواب
[signature]	[signature]	[signature]	بندہ محمد فرحان حمید صادق آبادی عفا اللہ عنہ
بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ	غلام یاسین عفا اللہ عنہ	شاہ ولی اللہ عفا اللہ عنہ	مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی
۱۱/رجب/۱۴۴۰ھ	۱۱/رجب/۱۴۴۰ھ	۱۱/رجب/۱۴۴۰ھ	۱۱/رجب/۱۴۴۰ھ
2019/3/19ش	2019/3/17ش	2019/3/17ش	2019/3/17ش
مرکز الافتاء والارشاد، مفتی، غرفۃ السالکین کراچی	مرکز الافتاء والارشاد، نائب مفتی، غرفۃ السالکین کراچی		مرکز الافتاء والارشاد، غرفۃ السالکین گلستان جوہر کراچی

حوالہ نمبر: ۲۹ / ۱

مؤرخہ: ۱۹ / ۷ / ۴۰ھ

Scanned by CamScanner